نفلی طواف کے بعد بھی نمازِ طواف پڑھنا واجب ہے؟

مجیب: عبدالرب شاکر عطاری مدنی

مصدق: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: Fsd- 8978

تاریخ اجراء: 03 محرم الحرام 6144ھ / 10 جولائی 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ عمرے کے طواف کے علاوہ سِلے ہوئے کپڑوں میں جو نفلی طواف کیا جاتا ہے، کیا اس کے بعد بھی دو رکعت پڑھنا واجب ہے یا نہیں؟ اگر کسی نے بھول کر یا لاعلمی کی بنا پر نہ پڑھی ہو اور وہ اپنے ملک واپس آگیا ہو، تو کیا اب اس پر دم لازم ہو گا؟ یا کیا حکمِ شرع ہو گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

طواف کوئی بھی ہو (واجب یا نفل) اس کے سات چکر مکمل کرنے کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے، اگر کسی نے نہ پڑھی، تو یہ ذمہ سے ساقط نہیں ہو گی، ادا ہی کرنی ہو گی، لیکن چھوڑنے سے راجح قول کے مطابق دم واجب نہیں ہو گا، البتہ افضل یہ ہے کہ نمازِ طواف مقامِ ابراہیم کے پاس ادا کی جائے، وہاں جگہ نہ ملے تو مسجد الحرام میں جہاں میسر ہو وہاں پڑھ لی جائے اور اگر کسی نے حدودِ حرم سے باہر اپنے ملک میں ادا کی، تو بھی جائز ہے، مگر بلا ضرورت ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

نوٹ: طواف مکمل کرنے کے بعد دو رکعت نمازِ طواف ادا کرنے میں اس بات کا لحاظ ضروری ہے کہ اوقات ممنوعہ (طلوعِ آفتاب کے وقت، ضحوی کبریٰ کے وقت اور غروب آفتاب کے وقت) میں ادا نہ کی جائے، بلکہ ممنوع اوقات گزر جانے کے بعد ادا کی جائے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ”ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم، فطاف بالبیت سبعا ثم صلی رکعتین۔ قال وکیع یعنی: عند المقام ثم خرج الی الصفا“ ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور بیت اللہ کا سات بار طواف کیا، پھر طواف کی دو رکعتیں پڑھیں۔ وکیع کہتے ہیں یعنی

مقام ابراہیم کے پاس پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑی کی طرف نکلے۔(صحیح البخاری، کتاب الحج، ج 01، ص 220، مطبوعہ کراچی)

نمازِ طواف کے وجوب اور اس کو ترک کرنے کی تفصیل کے متعلق علامہ شیخ سندھی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: ” رکعتی الطواف وھی واجبۃ بعد کل طواف، فرضا کان او واجبا او سنۃ او نفلا ولا تختص بزمان ولا مکان ولا تفوت “ترجمہ: طواف (کے بعد) کی دو رکعتیں ہر طواف کے بعد واجب ہیں، چاہے وہ طواف فرض ہو یا واجب ہو یا سنت ہو یا نفل ہو اور یہ (دو رکعتیں) کسی مخصوص وقت اور جگہ کے ساتھ خاص نہیں ہیں اور نہ ہی یہ قضا ہوتے ہیں۔(لباب المناسک، صفحہ 114، مطبوعہ دار قرطبہ)

حدودِ حرم سے باہر اپنے مُلک میں پڑھنے کے جواز کے بارے میں علامہ شیخ سندھی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: ” فلو ترکھا لم تجبر بدم، ولو صلاھا خارج الحرم ولو بعد الرجوع الی وطنہ جاز “ترجمہ: اگر کسی نے ان کو ترک کیا، تو اس کی تلافی دم کے ساتھ نہیں کی جائے گی اور اگر کسی نے ان کو حدودِ حرم سے باہر ادا کیا، اگرچہ اپنے وطن میں لوٹنے کے بعد ادا کیا، تب بھی جائز ہے۔(لباب المناسک، صفحہ 114، مطبوعہ دار قرطبہ)

مزید ایک مقام پر لکھتے ہیں: ” ولو ترك ركعتي الطواف لا شيء عليه، ولا تسقطان عنه، وعليه أن يُصليهما ولو بعد سنين “ترجمہ: اگر کسی نے طواف کی دو رکعتیں نہیں پڑھیں، تو اس پر کچھ بھی لازم نہیں ہو گا، وہ ذمہ سے ساقط نہیں ہوں گی، بلکہ چھوڑنے والے پر ان کو پڑھنا لازم ہو گا، اگرچہ کئی سال بعد پڑھے۔(لباب المناسک، صفحہ 218، مطبوعہ دار قرطبہ)

مقام ابراہیم کے پاس نوافل ادا کرنے کے افضل ہونے کے متعلق لباب المناسک مع المسلک المتقسط میں ہے: ”(افضل الاماکن لادائھا خلف المقام) وفی معناہ ما حولہ من قرب المقام (ثم فی الکعبۃ) ای داخلھا“ ترجمہ: نمازِ طواف ادا کرنے کے لیے افضل جگہ مقام ابراہیم کے پیچھے یعنی مقام ابراہیم کے قرب میں پھر (افضل جگہ) کعبہ کے اندر ہے۔(المسلک المتقسط مع لباب المناسک، فصل فی رکعتی الطواف، 220، مطبوعہ مکۃ المکرمہ)

امام کمال الدین ابنِ ھُمَّام رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: ” ثم يأتي المقام فيصلي عنده ركعتين أو حيث تيسر من المسجد وهي واجبة عندنا “(طواف مکمل کرنے کے بعد) پھر مقام ابراہیم کے پاس آکر دو رکعتیں نماز پڑھے یا مسجد حرام میں کسی اور جگہ پر جہاں آسانی ہو وہاں نماز پڑھے اور یہ نوافل ہمارے نزدیک واجب ہیں۔(فتح القدیر، جلد 2، صفحہ 456، مطبوعہ دار الفکر، لبنان)

مکروہ وقت میں نماز ادا کرنے کی ممانعت سے متعلق صحیح بخاری شریف کی حدیثِ مبارک ہے:"عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم یقول لا صلوٰۃ بعد الصبح حتیٰ ترتفع الشمس ولا صلوٰۃ بعد العصر حتیٰ تغیب الشمس "ترجمہ: حضرتِ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و اٰلہ و سلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ صبح کی نماز کے بعد نماز نہیں، یہاں تک کہ آفتاب بلند ہو جائے اور عصر کے فرض ادا کرنے کے بعد نماز نہیں یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔(صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلوٰۃ، جلد01، صفحہ82، 83، مطبوعہ کراچی)

صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں:"طواف کے بعد مقامِ ابراہیم میں آکر آیہ کریمہ ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ﴾ پڑھ کر دو رکعت طواف پڑھے اور یہ نماز واجب ہے، پہلی میں قُلْ یا دوسری میں قُلْ ھُوَ اللہ پڑھے بشرطیکہ وقتِ کراہت، مثلاً طلوع صبح سے بلندی آفتاب تک یا دوپہر یا نمازِ عصر کے بعد غروب تک نہ ہو، ورنہ وقتِ کراہت نکل جانے پر پڑھے۔"(بہار شریعت، ج2، ص1102، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net